Hazara Islamicus, Vol.:10, Issue: 01,Jan-June 2021
PP: 39-56

OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہونے والے سرایا اور غزوات سے حاصل ہونے والی مالی منفعت : تحقیقی جائزہ

The Financial Benefits of Islamic Wars(Sara'ya & Ghazwa't) in the Time of the Prophet(PBUH) : A Research Review

Khurram Sheraz
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan

Dr. Hafiz Salihuddin
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan

Abstract

After performing the duty as the Messenger of Allah Almighty for 13 years in the valley of Makkah ,Muhammad(PBUH) and his followers were finally Compelled to migrate to a new community, Yathrib, that would later on famous on the city of Medina. The people of Yathrib extended that invitation as they wanted the Prophet to adjudicate their disputes.

The Prophet Muhammad (PBUH) form of leadership was unique in Muslim history and that is why he carried out religious, legislative, and political functions along with his military status as Commander of the Muslims. Each battle introduced new rules on the Islamic conduct.They will learn that Islamic rules of war evolved from the 27 battles i.e Ghazawa`at in which Prophet Muhammad(PBUH) played a direct or indirect role.

After the beginning of the conquests, booty , safi ,khums and fay were also added to his financial resources.Apart from this , he would have saved money . He would also arrange for the preparation of jihad from this surplus wealth. He used to spend the rest on the poor and the needy travelers etc.In this study Efforts have been made to analayse t the details of all Ghazawa`at and Sara`aya followed by its financial benefits to the Holy Prophet(PBUH) as a token of reverence.

***Key Words**: Migration, Muhammad(PBUH), Ghazwa, Sariyya,Ghanimat, Fai,Madina.*

تمہید

مہاجرین کی ہجرت اور مواخاۃ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں باقاعدہ اسلامی ریاست قائم کی۔ یہ پہلی باقاعدہ اسلامی ریاست تھی جس کے سربراہ رسول اللہ ﷺ تھے۔اس نوزائیدہ اسلامی ریاست کے سربراہ کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے اطراف میں واقع یہودی اور دوسرے قبائل سے مختلف معاہدے کیے اور مدینہ کو بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے اقدامات کیے۔

تاریخ اسلام میں ہجرت مدینہ ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ انصار کرامؓ کی دعوت اور ہر حال میں آپ ﷺ کی حفاظت کی بیعت کرنے کے بعد آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر مہاجرین اور انصار کرامؓ میں مواخاۃ کروائی جس کے نتیجے میں مہاجرین اور انصار کرامؓ ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔انصار نے مہاجرین کو اپنے گھروں، جائیدادوں اور کاروباروں میں شریک کر لیا اور تاریخ میں بھائی چارے کی ایسی مثال قائم کی کہ جس کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔ تاریخ اسلام کی پہلی مسجد بھی ہجرت مدینہ کے بعد قبا میں بنی جو کہ اس وقت مدینہ کا مضافاتی علاقہ تھا۔

واضح رہے کہ بہترین ذریعہ معاش "مال غنیمت" ہے اس لیے زیر نظر آرٹیکل میں اس ہیڈ سے حاصل ہونے والے مال کی تفصیلات اور مدینہ کی سرزمین سے دیگر لڑنے والی جنگیں جیسے "سرایا" پر سیر حاصل بحث ہو گی ہے۔

غزوات میں حاصل ہونے والے مال غنیمت

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾[1]

"اور تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ مالِ غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔"

غنیمت کا اصل غنم ہے جس کی جمع مغانم ہے۔ اصطلاحاً کفار سے سے جہاد کے دوران ملنے والے مال کو غنیمت کہا جاتا ہے۔[2]

رسول اللہ ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیاءؑ گزرے ہیں ان پر مال غنیمت حلال نہیں تھا۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذَلِكَ بِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا، فَطَيَّبَهَا لَنَا" [3]

"ہم سے قبل غنیمتیں کسی کے لئے حلال نہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھ کر غنیمت کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔"

خمس لغوی طور پر عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اصطلاحاً خمس سے مراد وہ پانچواں حصہ ہے جو جہاد کے دوران ملنے والے مال غنیمت سے نکالا جاتا ہے۔[4]

ان دو ذرائع کے علاوہ تیسرا ذریعہ مال فئے تھا اور یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ہی خاص تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾[5]

"جو کچھ بھی اللہ ان بستیوں کے لوگوں سے اپنے کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتامی اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے۔"

مال فئے سے مراد وہ فئے ہے جو دشمنوں سے لڑے بغیر یا صلح کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوا۔اس میں عام مجاہدین کا کوئی حصہ نہیں ہوتا تھا۔ یہ مال رسول اللہ ﷺ کی ملکیت ہوتا جس میں رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت، یتیموں، مساکین اور نادار مسافروں بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ جن غزوات میں رسول اللہ ﷺ شامل ہوتے تھے تو بطور مجاہد بھی رسول اللہ ﷺ دوسرے مجاہدین کی طرح حصہ لیتے تھے[6]۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ لشکر کے امیر ہوتے تھے اس لیے انہیں

صفی بھی ملتا۔ صفی سے مراد وہ مال ہے جو امیر لشکر مال غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اپنے لیے پسند کر کے حاصل کر لیتا۔ کتاب الاموال میں آتا ہے کہ:

أَوَّلُ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ ذِكْرِ الْأَمْوَالِ مَا كَانَ مِنْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا دُونَ النَّاسِ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَمْوَالٍ: أَوَّلُهَا: مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنَ "الْمُشْرِكِينَ، مَا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَهِيَ فَدَكُ، وَأَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ، فَإِنَّهُمْ صَالَحُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَرَضِيهِمْ، بِلَا قِتَالٍ كَانَ مِنْهُمْ، وَلَا سَفَرَ تَجَشَّمَهُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهِمْ وَالْمَالُ الثَّانِي: الصَّفِيُّ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْطَفِيهِ مِنْ كُلِّ غَنِيمَةٍ يَغْنَمُهَا الْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ الْمَالَ، وَالثَّالِثُ: خُمُسُ الْخُمُسِ بَعْدَمَا تُقْسَمُ الْغَنِيمَةُ وَتُخَمَّسُ." [7]

> "ان اموال میں سے ہم سب سے پہلے ان اموال کا ذکر کریں گے جن کا تعلق تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ سے تھا۔ یہ تین قسم کے اموال تھے۔ پہلی قسم وہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کو مشرکین سے لڑے بغیر مل گیا۔ اس میں فدک اور بنو نضیر کے اموال ہیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں نے اپنے اموال کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے صلح کر لی تھی۔ ان لوگوں نے نہ تو جنگ کی اور نہ ہی مسلمانوں کو اس سلسلے میں کوئی مشقت اٹھانی پڑی۔ دوسرا مال صفی ہے۔ یہ مسلمانوں کے جمع کردہ مال غنیمت کا وہ حصہ ہے جو تقسیم سے پہلے رسول اللہ ﷺ اپنے لیے چن لیتے تھے۔ تیسری قسم خمس الخمس تھا۔ جو مال غنیمت کے تقسیم کے بعد حاصل ہونے والے خمس میں سے چوتھائی حصے کا نام تھا۔"

ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کیا اور مہاجرین اور انصار کے ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ میں موجود یہودی قبائل سے ایک معاہدہ کیا جو کہ تاریخ میں میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کے نتیجہ میں آپ ﷺ کو مدینہ کے سربراہ کی حیثیت حاصل ہو گئی اور یوں پہلی اسلامی ریاست قائم ہو گئی۔ لیکن یہاں بھی مسلمانوں کو چین نصیب نہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ رہائش اختیار کرنے کے بعد قریش نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو ایک دھمکی آمیز خط لکھا جس کا متن سنن ابی داؤد کی درجہ ذیل روایت میں درج ہے:

"إِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا، وَإِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ، أَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ، وَنَسْتَبِيحَ نِسَاءَكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، اجْتَمَعُوا لِقِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" [8]

> "تم نے ہمارے آدمی کو پناہ دی ہے اور ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو تم لوگ انہیں قتل کر ڈالو یا مدینہ سے نکال دو ورنہ ہم سب لوگ تم پر حملہ کر دیں گے اور تم کو گرفتار کر کے تمہاری عورتوں پر اختیار حاصل کریں گے، پس جب یہ خط عبداللہ ابن ابی اور اس کے مشرک ساتھیوں تک پہنچا تو وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے جمع ہوئے"

رسول اللہ ﷺ کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ عبداللہ ابن ابی کے پاس گئے اور اسے سمجھایا۔ عبداللہ ابن ابی کو بات سمجھ میں آ گئی اور وہ آپ ﷺ سے لڑنے کے ارادے سے باز آ گیا۔ آپ ﷺ کو قریش کی طرف سے ہر وقت خدشہ لگا رہتا اس لیے آپ ﷺ مدینہ منورہ میں اکثر راتوں کو جاگا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ راتوں کو ہتھیار باندھ کر

سوتے۔ مستدرک امام حاکم کی صحیح روایت ہے کہ:

"لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الْمَدِينَةَ وَآوَتْهُمُ الْأَنْصَارُ رَمَتْهُمُ الْعَرَبُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ كَانُوا لَا يَبِيتُونَ إِلَّا بِالسِّلَاحِ وَلَا يُصْبِحُونَ إِلَّا فِيهِ" [9]

"رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ جب مدینہ آئے اور انصار نے ان کو پناہ دی تو تمام عرب ان سے لڑنے کے لیے اکٹھا ہو گیا تو صحابہ کرام رات کو ہتھیار باندھ کر سوتے اور اسی حالت میں صبح کرتے۔"

انہیں حالات میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کی اجازت عطا فرمائی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴾[10]

"اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔"

امام ابن کثیر اپنی تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"هَذِهِ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الجهاد"[11]

"یہ پہلی آیت تھی جو جہاد کے بارے میں اتری۔"

اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے مختلف اطراف میں صحابہ کرامؓ کو ٹکریوں میں تقسیم کرکے بھیجنا شروع کیا۔ ذیل میں ان تمام سرایہ اور غزوات اور ان سے ملنے والے مال غنیمت کا ذکر کیا جاتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہوئیں۔

سریہ حمزہؓ بن عبد المطلب:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہؓ بن عبد المطلب کی سرکردگی میں پہلا سریہ سیف البحر کی طرف بھیجا جس میں تیس مہاجرین صحابہؓ کرام شامل تھے۔

اس لشکر کا آمنا سامنا ابو جہل اور اس کے ساتھیوں سے ساحل پر ہوا لیکن کچھ لوگ درمیان میں آگئے اور کوئی جنگ نہ ہوئی اور یہ ٹولی بخیر و عافیت واپس مدینہ آگئی۔[12] اس سریہ میں کوئی مال غنیمت حاصل نہ ہوا۔

سریہ عبیدہؓ بن حارث:

یہ سریہ رسول اللہ ﷺ نے رابغ کی طرف بھیجا اس ٹولی کے امیر سیدنا عبیدہؓ بن حارث تھے۔ اس میں ساٹھ افراد شامل تھے۔ اس لشکر کا آمنا سامنا وادی رابغ کے بطن میں ابو سفیانؓ سے ہوا جس کے ساتھ دو سو سوار تھے۔ اسلامی لشکر کی طرف سے سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے تیر اندازی کی۔ اور اسلام کی طرف سے پہلے تیر انداز کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سریہ میں بھی کوئی خاص جنگ نہ کوئی اور فریقین واپس آگئے۔[13] اس سریہ میں بھی کوئی مال غنیت حاصل نہ ہوا۔

سریہ سعد بن ابی وقاصؓ:

ہجرت نبوی ﷺ کے ۹ ماہ بعد رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کی سرکردگی میں خرار کی طرف ایک سریہ بھیجا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ بیس یا اکیس صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب یہ لوگ خرار پہنچے تو قریش کا قافلہ نکل چکا تھا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق واپس آگئے اور کوئی جنگ نہ ہوئی۔[14] اس سریہ میں بھی کوئی مال غنیمت حاصل نہ ہوا۔

غزوہ ابواء:

ہجرت نبویؐ کے گیارویں مہینے ماہ صفر میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس خود جہاد کے لیے نکلے اور ابواء کے مقام تک پہنچ گئے۔اس غزوہ میں آپ ﷺ نے کنانہ کے قبیلے بنو ضمرہ سے صلح کی اور لوٹ آئے۔ اس غزوہ میں بھی کوئی جنگ نہ ہوئی اور نہ ہی کوئی مال غنیمت ملا۔[15]

غزوہ بواط:

رسول اللہ ﷺ ربیع الاول کے مہینے میں جہاد کی غرض سے نکلے اور بواط جا پہنچے جو کہ صبہ نام بستی کا پہاڑی علاقہ تھا۔ اس غزوہ میں بھی کوئی جنگ ہوئی اور نہ ہی کوئی مال غنیمت ملا۔[16]

غزوہ بدر اولیٰ:

رسول اللہ ﷺ کے مویشی مدینہ کی چراگاہوں میں چرتے تھے۔ان پر کرز بن جابر فہری نے حملہ کیا اور مویشی کو ہلاک کر کے بھاگ گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں نکلے اور بدر کے مقام تک پہنچ گئے لیکن وہ نہ ملا۔آپ ﷺ نے واپسی اختیار کی۔اس غزوہ میں بھی کوئی جنگ ہوئی اور نہ ہی کوئی مال غنیمت ملا۔[17]

غزوہ ذوالعشیرہ:

رسول اللہ ﷺ ہجرت نبوی ﷺ کے سولہ ماہ بعد ڈیڑھ سو سے دو سو افراد کے ساتھ قریش کے ایک قافلے کو روکنے کے لیے نکلے۔لیکن قافلہ کو نہ پاسکے اور خالی ہاتھ واپس آئے۔اس غزوہ کو غزوہ ذوالعشیرہ نام دیا گیا۔[18]

سریہ نخلہ:

ہجرت کے سترہ ماہ بعد ماہ رجب میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہؓ بن جحش کی سرکردگی میں وادی نخلہ کی طرف ایک سریہ بھیجا۔اس سریہ کو سریہ عبداللہؓ بن جحش بھی کہا جاتا ہے۔جب عبداللہؓ بن جحش وادی نخلہ پہنچ گئے تو وہاں قریش کے قافلہ کو پا لیا۔ مسلم ٹولی نے اس قافلے پر حملہ کیا اور عمرو بن حضرمی کو قتل کر دیا اور دو قیدی بنا لیے۔اس کے علاوہ کفار کے اونٹوں کو بھی قبضہ میں لے لیا جن پر شراب، چمڑا اور کشمش لدی ہوئی تھی۔روایات میں آتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن جحش نے مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نکالا اور باقی کو مجاہدین پر تقسیم کر دیا۔[19]

جب یہ لشکر مدینہ پہنچا تو لوگوں میں یہ افواہ پھیل گئی کے لشکر نے ماہ حرام میں قتال کیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس مال غنیمت کو روک لیا اور تقسیم نہ کیا حتیٰ کے بدر کے مال غنیمت کے ساتھ اس کو تقسیم کیا۔قیدیوں میں سے ایک شخص مسلمان ہو گئے جب کہ دوسرے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے ۴۰ اوقیہ چاندی وصول کر کے رہا کر دیا۔[20]

یہ پہلا مال غنیمت تھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کو اس سریہ سے حاصل ہوا۔اس میں شراب، چمڑا اور کشمش سے لدے اونٹ شامل تھے جن کی تعداد کا ذکر سیرت میں موجود نہیں ہے۔اس کے علاوہ ۴۰ اوقیہ چاندی بطور فدیہ مسلمانوں کو حاصل ہوئی جس کی قیمت ۱۲۰۰ درہم تھی۔

اگر اس مال غنیمت میں سے نکلنے والے خمس کا اندازہ لگایا جائے تو ۲۴۰ درہم، اور کچھ سامان لدے اونٹ ہی بنا تھا۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ اس خمس کا ایک چوتھائی حصہ لیتے تھے اور باقی کا قرآن کریم کے حکم کے مطابق تقسیم کر دیتے تھے لہٰذا یہ بات یقیناً کہی جا سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس سے ملنے والا حصہ انتہائی قلیل تھا۔

غزوہ بدر:

کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان پہلا باضابطہ آمنا سامنا بدر کے مقام پر ہوا۔یہ سن ۲ ہجری ماہ رمضان کا واقعہ ہے۔کفار اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور کفار مکہ نے شکست کھائی اور ذلیل و خوار

ہوئے۔[21]اس غزوہ میں شہداء کی تعداد ۱۴ جب کہ مشرکین مکہ کے مقتولین کی تعداد ۷۰ تھی۔[22]اس کے علاوہ ۷۰ مشرکین گرفتار ہوئے۔[23]

قریش بدر کے لیے کافی ساز وسامان کے ساتھ نکلے تھے۔ لشکر قریش کے پاس سو گھوڑے سوار تھے جو کہ زرہ بکتر اور اسلحہ سے لیس تھے۔اس کے علاوہ سات سو اونٹ بھی تھے۔[24]کفار مکہ روزانہ کی بنیاد پر ۹ یا ۱۰ اونٹ صرف کھانے کے لیے ذبح کرتے۔[25]اس کے علاوہ ان کے ساتھ اپنی لونڈیاں بھی تھی جن کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ بدر کے مقام پر لگنے والے بازار میں تجارت بھی کریں گے اور ان سے لطف اندوز بھی ہونگے۔ مسلمانوں کے ہاتھ لگنے والے مال غنیمت میں اونٹ، گھوڑے، کپڑے، چٹائیاں، اسلحہ اور کافی سارا تجارتی سامان بھی تھا۔[26]سیرت ابن حلبیہ کے مطابق مال غنیمت میں ۱۵۰ اونٹ، ۱۰ گھوڑے تھے۔ اس کے علاوہ کپڑے، ہتھیار، بے شمار کھالیں اور اون وغیرہ بھی تھے۔[27]مجاہدین میں فی کس ایک اونٹ تقسیم ہوا۔ کسی کو حصہ میں دو اونٹ بھی ملے۔ اس کے علاوہ بعض لوگوں کے حصہ میں کھالیں آئیں۔[28] اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کو ملنے والے خمس کی بھی معین مقدار معلوم نہیں ہے البتہ رسول اللہ ﷺ کے حصہ صفی کے بارے میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالفقار نامی تلوار اپنے لیے پسند کی تھی اور ابو جہل کا اونٹ بطور مال غنیمت کے حاصل کیا تھا۔[29]اس کے علاوہ جو ۷۰ قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے ان میں سے اکثر سے ان کی مالی حیثیت کے مطابق فدیہ لیا گیا۔روایات کے مطابق فدیہ کی رقم ایک ہزار فی کس سے لے کر چار ہزار درہم فی کس تھی۔اس کے علاوہ جن پڑھے لکھے قیدیوں کے پاس فدیہ نہیں تھا ان کو دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی ذمہ داری دی گئی۔[30]سیرت ابن اسحاق میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا سیدنا عباسؓ سے بیس اوقیہ سونا وصول کیا گیا۔[31] قیدیوں سے اگرچہ بہت زیادہ نہ سہی لیکن اچھی خاصی رقم وصول ہوئی تھی جس سے خمس بھی نکالا گیا اور رسول اللہ ﷺ کو بھی حصہ ملا۔

غزوہ بنو سلیم:

غزوہ بدر سے واپسی کے بعد آپ ﷺ کچھ عرصہ قیام کرکے بنو سلیم کی طرف جنگ کے لیے تشریف لے گئے۔ یہاں پر دشمن سے آمنا سامنا نہ ہوا اور آپ ﷺ بغیر جنگ کیے واپس تشریف لے آئے۔[32]

غزوہ بنو قینقاع:

ہجرت کے بیسویں مہینے ماہ شوال میں آپ ﷺ نے یہودیوں کے قبیلے بنو قینقاع کا محاصرہ کیا۔ یہ محاصرہ پندرہ دن جاری رہا۔ آخر کار یہود نے آپ ﷺ سے صلح کر لی اور جلا وطن ہوئے۔اس جنگ میں مسلم لشکر کو کثیر تعداد میں اسلحہ اور سونے کے کام کے اوزار ملے۔[33]

سیرت کے تمام مآخذ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں سے اپنے لیے تین کمانیں، دو زرہیں، تین نیزے اور تین تلواریں بطور صفی منتخب فرمائیں۔مال غنیمت میں بنو قینقاع قبیلے کے یہودیوں کے چھوڑے ہوئے مکانات اور حویلیاں بھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مال غنیمت سے خمس بھی نکالا اور باقی کا مال مجاہدین پر تقسیم کر دیا۔ ان اموال میں سونا چاندی وغیرہ موجود نہیں تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے اموال ساتھ لے جانے کی اجازت دی تھی اور یہود نے جن لوگوں کو قرضہ دے رکھا تھا وہ قرضہ بھی وصول کرکے ساتھ لے گئے تھے۔[34]

غزوہ سویق:

ہجرت مدینہ کے ۲۲ مہینوں بعد غزوہ سویق کا واقعہ پیش آیا۔[35]ابو سفیانؓ بنو نضیر کے سردار سے ملاقات کے لیے گئے اور رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام کے متعلق تمام معلومات حاصل کیں۔ واپسی پر عریض کے مقام پر دو انصار صحابہؓ کو شہید کیا اور ان

کے گھر اور کھیتیاں جلا ڈالیں۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نکل کر ابو سفیان کا پیچھا کیا۔ ابو سفیانؓ خوف زدہ ہوگئے اور راہ فرار اختیار کی راستے میں ابوسفیانؓ کے لشکر نے وزن ہلکا کرنے کے لیے ستو کی بوریاں پھینکنا شروع کیں۔ آپ ﷺ نے ابو سفیانؓ کا پیچھا کیا لیکن وہ ہاتھ نہ آسکے۔ البتہ ستو کی بوریاں آپ ﷺ کے ہاتھ لگیں جنہیں آپ ﷺ نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اور بغیر جنگ کیے ہی واپس ہوگئے۔[36] اس غزوہ میں سوائے ستو کی بوریوں کے مسلمانوں کو اور کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

غزوہ الکدر:

ماہ محرم کی ۱۵ تاریخ کو جب کہ ہجرت کو ۳۳ ویں ماہ یہ غزوہ پیش آیا۔[37] رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی کہ بنو سلیم اور بنو غطفان کے قبائل اکھٹا ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان سے جنگ کے لیے نکلے لیکن آپ ﷺ کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ جا چکے تھے۔ آپ ﷺ کو ایک غلام اور پانچ سو اونٹ بطور مال غنیمت ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مال غنیمت میں سے خمس نکالا اور باقی کا مال صحابہ کرامؓ پر تقسیم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے حصے میں ایک غلام یسار بھی آیا جسے آپ ﷺ نے آزاد کر دیا تھا۔[38]

غزوہ ذی امر:

یہ غزوہ ربیع الاول کے مہینے میں ہوا۔ آپ ﷺ وادی ذی امر جا پہنچے لیکن دشمنوں سے آمنا سامنا نہ ہوا۔ آپ ﷺ وادی ذی امر کو اپنے اور صحابہ کرامؓ کے درمیان تقسیم کر دیا۔[39]

سریہ زیدؓ بن حارثہ:

اس سریہ کو سریہ القردہ بھی کہا جاتا ہے۔[40] رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زیدؓ بن حارثہ کو امیر بنا کر قریش کے ایک قافلے کی طرف بھیجا۔ آپؓ کے ساتھ سو سوار تھے۔ اس قافلے کے سردار سیدنا ابوسفیانؓ اور صفوان بن امیہ تھے۔ اس قافلے میں کثیر تعداد میں چاندی تھی۔ سیدنا زید بن حارثہؓ نے قافلے کو جا لیا۔ قافلے کے لوگ بھاگ گئے اور سیدنا زید بن حارثہؓ کے ہاتھ کثیر تعداد میں چاندی ہاتھ آئی۔ اس سریہ کے مال غنیمت میں سے بیس ہزار درہم حاصل ہوا۔[41] اگر خمس کو بنیاد بنا کر اندازہ لگایا جائے تو اس سریہ سے مسلمانوں کو ایک لاکھ درہم حاصل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کا خمس میں سے حصہ پانچ ہزار درہم بنتا ہے۔

غزوہ احد:

غزوہ احد ۳ ہجری کو ماہ شوال میں احد کے مقام پر پیش آیا۔ جنگ کے آغاز میں صحابہ کرامؓ کو خوب مال غنیمت حاصل ہوا اور مشرکین بھاگنے لگے لیکن صحابہ کرامؓ نے غلط فہمی کی وجہ سے ایک انتہائی اہم مورچہ چھوڑ دیا جس کی وجہ سے کفار نے پلٹ کر حملہ کیا اور نتیجتاً جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ خود رسول اللہ ﷺ بھی زخمی ہوئے اور مسلمانوں نے جتنا بھی مال غنیمت اکھٹا کیا تھا سب ہاتھ سے نکل گیا سوائے دو صحابہؓ کے جن کے پاس کچھ مال رہ گیا جو کہ انتہائی قلیل ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے انہیں کو عنایت کر دیا۔[42]

غزوہ حمراء الاسد:

غزوہ احد سے واپس آتے ہی اگلے دن رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ دشمن کے تعاقب کے لیے نکل پڑو۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق وہ تمام صحابہؓ جو جنگ احد میں شریک ہوئے تھے دوبارہ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکل پڑے اور حمراء الاسد کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔[43] اس غزوہ میں بھی کوئی جنگ نہیں ہوئی اور رسول اللہ ﷺ واپس مدینہ تشریف لے آئے۔

سریہ ابو سلمہؓ:

ہجرت کے پینتیسویں ماہ محرم الحرام میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو سلمہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر قبیلہ بن اسد کی

طرف روانہ کیا۔ اس لشکر میں ایک سو پچاس صحابہ کرامؓ تھے مسلمانوں نے قبیلہ بنو اسد کے پانی کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ اس مقام کا نام قطن تھا۔ یہاں پہنچ کر مسلمانوں کے لشکر نے کفار کے بے شمار اونٹ اور بکریاں اپنے قبضے میں لے لیں اور ان کے تین غلام بھی اپنے قبضے میں لے لیے۔[44] سیدنا ابو سلمہؓ کا آمنا سامنا کسی دشمن سے نہ ہوا۔ اور آپؓ مال غنیمت کے ساتھ مدینہ واپس روانہ ہوئے راستے میں آپؓ نے مال غنیمت میں سے خمس نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام بطور صفی بھی نکالا اور باقی کا مال مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔[45] ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ ابو سلمہؓ کے لشکر نے ان پر حملہ کیا اور جنگ کی جس کے نتیجے میں قبیلہ بنو اسد کے لوگ بھاگ گئے اور مسلمانوں نے ان کا مال اکٹھا کیا۔ اور واپسی میں ان کے جانور بھی قبضہ میں لے لیے اور ہر شخص کے حصے میں سات اونٹ آئے۔[46]

غزوہ بنو نضیر:

غزوہ بنو نضیر رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے سینتیسویں مہینے ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ بنو نضیر کی طرف روانہ ہوئے اور پہنچتے ہی بنو نضیر کا محاصرہ کر لیا۔[47] بنو نضیر نے محاصرے سے تنگ آکر رسول اللہ ﷺ سے صلح کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے ان کی درخواست کو قبول فرمایا اور انہیں اپنے اموال سمیت جانے کی اجازت عطا کی۔ یہود بنو نضیر نے لوگوں کو دیے ہوئے اپنے ادھار وصول کیے اور سوائے اسلحہ کے اپنا تمام مال حتی کے گھروں کی چوکھاٹیں اور دروازے تک اکھاڑ کر لے گئے۔[48]

اس غزوہ میں مسلمانوں کو اسلحہ میں پچاس جنگی زرہیں، پچاآہنی ٹوپیاں اور تین سو چالیس تلواریں ہاتھ آئیں۔ اس کے علاوہ بنو نضیر کی زرخیز جائیدادیں اور مکانات بھی ہاتھ لگے۔ چونکہ اس غزوہ میں مسلمانوں نے جنگ نہیں کی تھی لہذا یہ سب مال فئے کے طور پر رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آیا۔[49]

رسول اللہ ﷺ نے اس مال میں سے مہاجرین کو جائیدادیں عطا فرمائی اور باقی کا جو بچ گیا اسکو اپنے لیے رکھ لیا۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ:

"يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَابَقِيَ فِي السِّلاَحِ وَالكُرَاعِ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ"[50]

"رسول اللہ ﷺ بنو نضیر کے مال فئے) میں سے اپنے اہل و عیال کے لیے سال بھر کا خرچ نکالتے اور جو باقی بچ جاتا اس میں سے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے گھوڑوں اور اسلحہ پر خرچ کرتے تھے۔"

غزوۃ دومۃ الجندل:

رسول اللہ ﷺ چار ہجری، ماہ ربیع الاول میں ایک ہزار سواروں کے ساتھ نکلے۔[51] رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تھی کہ ایک لشکر وہاں جمع ہے جو کہ اپنے آس پاس سے گزرنے والوں کو پریشان کرتا ہے اور وہاں پر ایک بہت بڑا بازار بھی ہے۔[52] مسلمانوں نے وہاں پہنچ کر ان کے جانوروں اور ان کے چرانے والوں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے ہاتھ ان کے جانور لگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہرے رہے لیکن وہ لوگ منتشر ہو چکے تھے۔ اس غزوہ میں یہی جانور مسلمانوں کے ہاتھ بطور مال غنیمت کے طور پر آئے جنہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔[53] چونکہ اس مہم میں مال غنیمت ملا تھا لہذا یہ بات طے ہے کہ اس میں سے خمس اور صفی بھی نکالا گیا ہوگا۔

غزوہ مریسیع:

پانچ ہجری کو رسول اللہ ﷺ غزوہ مریسیع کے لیے نکلے اور وہاں پہنچ کر انکو دعوت اسلام دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے ان سے جنگ کی اور فتح حاصل کی۔[54] اس جنگ کے نتیجہ میں می مسلمانوں کو دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار

بکریاں اور بے شمار قیدی ہاتھ آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے خمس بھی نکالا اور مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔[55] اس مہم میں ام المؤمنین سیدہ جویریہؓ جو بنو المصطلق کے سردار کی بیٹی تھی وہ بھی قید ہو کر آئی تھیں اور سیدنا حسانؓ بن ثابت کے حصہ میں آئی تھیں، انہوں نے سیدنا حسانؓ سے مکاتبت کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی جگہ مکاتبت کی رقم آدا کر کے انہیں آزاد کر کے ان سے شادی کر لی اور بطور احسان ان کے خاندان کے سو لوگوں کو بغیر فدیہ کے رہا کر دیا۔[56]

غزوہ خندق:

یہ غزوہ پانچ ہجری میں ماہ شوال میں ہوئی۔[57] رسول اللہ ﷺ کو قریش کے مدینہ پر حملے کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے سیدنا سلیمانؓ فارسی کے مشورے سے مدینہ کے ارد گرد خندق کھودی۔[58] قریش نے اپنے حلیفوں کے ساتھ مل کر مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن کفار کے لشکر میں پھوٹ پڑ گئی اور کفار نامراد لوٹ گئے۔[59] اس مہم میں بھی مسلمانوں کو کوئی مال غنیمت نہیں ملا۔

غزوہ بنو قریظہ:

غزوہ خندق کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی تشریف لے گئے اور ان کا محاصر کر لیا یہ محاصرہ پندرہ دن جاری رہا۔[60] آخر کار یہودی رسول اللہ ﷺ کے حکم پر بلا کسی شرط کے نیچے اتر آئے اور گرفتاری دے دی۔ قبیلہ اوس بنو قریظہ کی جان بخشی کی سفارش آپ ﷺ سے کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے سیدنا سعدؓ بن معاذ جو کہ قبیلہ اوس کے سردار تھے، بنو قریظہ کے بارے میں فیصلے کا اختیار دے دیا۔ سیدنا سعد بن معاذؓ نے ان کے مردوں کو قتل اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنانے کا حکم دیا۔[61] اس مہم میں مسلمانوں کو پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے اور پندرہ سو لوہے اور چمڑے کی ڈھالیں بطور غنیمت حاصل ہوئیں۔ اس کے علاوہ بے شمار مال و دولت، پانی لانے والے اونٹ، برتن، گھریلو چیزیں اور قیدی شامل تھے۔ اس مال کو مال غنیمت کے طور پر لیا گیا اور اس میں سے رسول اللہ ﷺ نے خمس نکال کر باقی سب کو مجاہدین پر تقسیم کر دیا۔ اس کے علاوہ قیدیوں کو بھی بیچا گیا جس سے مسلمانوں کو خاصی رقم حاصل ہوئی۔[62] اس مہم میں رسول اللہ ﷺ کے بطور مجاہد مال غنیمت میں سے بطور گھڑ سوار مجاہد بھی حصہ ملا اور صفی کے حوالے سے سیدہ ریحانہؓ کا ذکر ملتا ہے جسے آپ ﷺ نے اپنے لیے منتخب کیا۔[63]

سریہ القرطاء:

رسول اللہ ﷺ نے چھ ہجری کو محرم کے مہینے میں بنو بکر بن کلاب کی طرف محمد بن مسلمہؓ کی سرکردگی میں ایک سریہ بھیجا۔ اس سریہ میں تیس افراد شامل تھے۔[64] اس لشکر نے قرطاء کے مقام پر پہنچ کر حملہ کیا۔ دشمن کے کچھ لوگ قتل ہوئے اور انہوں نے راہ فرار اختیار کی۔ محمد بن مسلمہؓ نے ان کے جانور پکڑ لیے اور انہیں ہانک کر مدینہ منورہ لے آئے۔ اس سریہ میں مسلمانوں کو ایک سو پچاس اونٹ اور تین ہزار بکریاں بطور مال غنیمت حاصل ہوئے جس میں سے مدینہ پہنچ کر خمس بھی نکالا گیا۔[65]

سریہ الغمر:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عکاشہؓ بن محصن کی سرکردگی میں ایک سریہ الغمر نامی مقام کی طرف بھیجا جس میں چالیس سوار شامل تھے۔ سیدنا عکاشہؓ جب وہاں پہنچے تو دشمن بھاگ چکا تھا۔ سیدنا عکاشہؓ ان کے اونٹ پکڑ کر لے آئے جو دو سو کی تعداد میں تھے۔[66]

سریہ ذوالقصہ:

رسول اللہ ﷺ نے وادی ذوالقصہ کی جانب سیدنا ابو عبیدہ بن جراحؓ کی سرکردگی میں ایک سریہ بھیجا۔ جب یہ دشمن کے قریب پہنچے تو دشمن بھاگ گئے۔ سیدنا ابو عبیدہؓ ان کے اونٹ اور گھریلو سامان ساتھ مدینہ لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے خمس نکالا اور باقی کا مال تقسیم کر دیا۔[67]

سریہ جموم:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید بن حارثہؓ کی سرکردگی میں بنو سلیم کی طرف ایک سریہ بھیجا۔ جب یہ سریہ جموم پہنچا تو انہیں چند قیدی اونٹ اور بکریاں ملیں جنہیں لے کر یہ لشکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاصل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے حلیمہ نام عورت کی جان بخش دی اور ان کو ان کا شوہر ہبہ کر دیا۔[68]

سریہ العیص:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں ایک سریہ العیص کی طرف قریش کے ایک قافلے کی طرف بھیجا۔ اس سریہ میں ستر افراد شامل تھے۔ سیدنا زیدؓ نے قافلے پر حملہ کیا اور انہیں گرفتار کر لیا اور کثیر مقدار میں چاندی بھی حاصل کر لی۔ اس قافلے میں رسول اللہ ﷺ کے داماد ابو العاص بھی شامل تھے۔ قافلہ جب مدینہ پہنچا تو داماد رسول ﷺ نے سیدہ زینبؓ سے پناہ کی درخواست کی جسے سیدہ زینبؓ نے قبول کر لیا۔ صبح فجر کے وقت رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو دختر رسول ﷺ، سیدہ زینبؓ نے مسجد میں کہا کہ میں نے ابو العاص کو پناہ دی۔ لوگوں نے ان کی پناہ قبول کی اور ابو العاصؓ کو ان کے مال سمیت جانے دیا۔[69] اس سریہ میں کوئی مال غنیمت حاصل نہیں ہوا۔

سریہ الطرف:

رسول اللہ ﷺ نے بنو ثعلبہ کی طرف سیدنا زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں پندرہ افراد پر مشتمل ایک سریہ بھیجا۔ جب یہ سریہ الطرف کے مقام پر پہنچا تو انہیں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ سریہ کو دیکھ کر دیہاتی بھاگ گئے تھے۔ اس سریہ میں مال غنیمت کے متعلق دو روایات ہیں۔ پہلی کے مطابق بیس اونٹ تھے جبکہ دوسری کے مطابق لشکر کے ہر مجاہد کو دو اونٹ یا اس کے برابر بکریاں ملیں۔[70]

سریہ حسمیٰ:

یہ سریہ بھی سیدنا زیدؓ بن حارثہ کی سرکردگی میں بھیجا گیا تھا۔ حسمیٰ کے مقام پر جنگ ہوئی۔ سیدنا زیدؓ نے ان کی عورتیں بھی قید کر لیں اور کافی مقدار میں مال غنیمت بھی حاصل کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں سب کچھ لوٹا دیا۔[71]

سریہ سیدنا علیؓ بن ابو طالب:

رسول اللہ ﷺ نے چھ ہجری میں سیدنا علیؓ کی سرکردگی میں ایک سریہ بنو بکر کی طرف بھیجا جس میں سو افراد شامل تھے۔[72] سیدنا علیؓ نے ان پر بے خبری میں حملہ کی اور پانچ سو اونٹ اور دو ہزار بکریاں اپنے قبضہ میں لے لیں۔ سیدنا علیؓ نے خمس نکال کر باقی کا مال غنیمت تقسیم کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے بطور صفی ایک اونٹنی بھی علیحدہ کی جس کا نام حفدہ تھا۔[73]

سریہ ام قرفہ:

رسول اللہ ﷺ نے چھ ہجری میں سیدنا زید بن حارثہؓ کی سرکردگی میں ایک سریہ بنو فرازہ کی طرف بھیجا۔ اس مہم میں کچھ مال غنیمت اور ایک لڑکی ملی جسے سیدنا زیدؓ نے رسول اللہ ﷺ کو دے دیا۔[74]

غزوہ خیبر:

رسول اللہ ﷺ نے سات ہجری خیبر پر حملہ کیا شدید جنگ ہوئی اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور تمام خیبر فتح ہو گیا۔[75] خیبر کی فتح ایک عظیم الشان فتح تھی۔ اس میں مسلمانوں کو بلا مبالغہ بے شمار مال غنیمت اور اسلحہ حاصل ہوا۔ زبیر کے قلعے سے لوگوں کے گمان سے بھی بہت زیادہ اور بے شمار اشیاء کھانے کی نکلیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام لشکر کو اجازت دی کہ اس میں سے کھائے پیے لیکن اپنے ساتھ واپس شہر کی طرف لے کر نہ جائے۔ لوگوں نے کھانا پینا شروع کیا اور اپنی سواریوں کو بھی کھلایا پلایا۔[76] اس کے علاوہ قلعے میں سونے، چاندی اور مٹی کے برتن بھی پائے گئے۔[77] اس کے علاوہ اس

قلعے سے بھیڑ، بکریاں، گائیں اور بہت سا اسلحہ بھی ملا جس میں منجنیق بھی شامل تھی۔ مصعب بن معاذ کے قلعے سے مسلمانوں کو مخزومی کوالٹی کے ریشم کے کپڑے کے ڈھیر ملے جس کی تعداد بیس تھی اس کے علاوہ یمنی کپڑے کے پندرہ سو جوڑے اور لکڑیوں کے گھٹے بھی ملے جن کی تعداد دس تھی۔[78] کتیبہ کے قلعے سے پانچ سو کمانیں، ایک ہزار زرہیں، چار سو تلواریں اور ایک ہزار نیزے نکلے۔

اس کے علاوہ مال دولت بھی کثیر تعداد میں حاصل ہوا۔[79] مال غنیمت میں مسلمانوں نے کنانہ کا خزانہ بھی حاصل کیا۔[80]

غزوہ خیبر سے ملنے والا تمام مال غنیمت اکٹھا کیا گیا جس میں سے سب سے پہلے خمس نکالا گیا اور باقی کے چار حصوں کو رسول اللہ ﷺ نے بیچنے کا حکم فرمایا۔ مال کی اتنی کثرت تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے جلد بکنے کی دعا فرمائی اور آپ ﷺ کی دعا کی بدولت مال غنیمت دو دنوں میں فروخت ہوا۔[81] رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہؓ کو دحیہ کلبی سے دوسری لونڈی دے کر حاصل کر لیا اور آزادی کو ان کا حق مہر قرار دے کر ان سے شادی فرمائی۔[82]

بعض روایات کے مطابق، رسول اللہ ﷺ کو کتیبہ کا قلعہ بطور خمس ملا تھا جس سے آپ ﷺ خود اور اپنے اہل و عیال کے کھلاتے تھے۔ اس کے علاوہ کسی قلعے سے آپ ﷺ نے اپنے اہل و عیال کو نہیں کھلایا۔[83] کتیبہ کی پیداوار کے متعلق کتاب المغازی میں آتا ہے کہ:

"كَانَتْ الْكَتِيبَةُ تُخْرَصُ ثَمَانِيَةُ آلَافِ وَسْقٍ تَمْرٍ، فَكَانَ لِلْيَهُودِ نِصْفُهَا أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَكَانَ يُزْرَعُ فِي الْكَتِيبَةِ شَعِيرٌ، فَكَانَ يَحْصُدُ مِنْهَا ثَلَاثَةَ آلَافِ صَاعٍ، فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفُهُ، أَلْفُ وَخَمْسُمِائَةِ صَاعِ شَعِيرٍ، وَكَانَ يَكُونُ فِيهَا نَوًى فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ أَلْفُ صَاعٍ فَيَكُونُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفُهُ، فَكُلُّ هَذَا قَدْ أَعْطَى مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالنَّوَى"[84]

> "کتیبہ میں آٹھ ہزار وسق کھجور ہوتی تھی جس میں سے نصف چار ہزار یہود کا حصہ تھا۔ اس کے علاوہ کتیبہ میں جو کی پیداوار تین ہزار صاع تھی جس کا نصف، پندرہ سو صاع رسول اللہ ﷺ کو ملتا۔ اس کے علاوہ کشمش بھی پیدا ہوتی۔ کبھی کبھار ایک ہزار صاع بھی اکھٹے ہو جاتے جس کا نصف رسول اللہ ﷺ کو ملتا۔ پس جو کچھ بھی رسول اللہ ﷺ کو کھجور، کشمش اور جو میں سے حاصل ہوتا آپ ﷺ اس میں سے دوسروں کو بھی عطا فرماتے"

غرض یہ کے غزوہ خیبر اقتصادی لحاظ سے مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان انعام تھا۔ اس غزوہ سے مسلمانوں کی معاشی حالت میں اور بھی بہتری آئی۔

غزوہ فدک:

غزوہ خیبر کے فوراً بعد غزوہ فدک واقعہ ہوا۔ یہودیوں نے بلا جنگ شکست تسلیم کر لی۔ اور فدک رسول اللہ ﷺ کو بطور مال فئے حاصل ہوا۔[85]

غزوہ القریٰ:

غزوہ فدک کے بعد رسول اللہ ﷺ وادی قریٰ تشریف لے گئے۔ یہاں پر یہودیوں نے آپ ﷺ سے جنگ کی۔ بالآخر ہتھیار ڈال کر آپ ﷺ سے صلح کر لی۔ اس مہم میں بھی آپ ﷺ کو کثیر تعداد میں مال غنیمت اور گھریلو سامان حاصل ہوا جو کہ تقسیم کر دیا گیا۔ زمینیں اس کے علاوہ تھیں۔[86]

غزوہ تیماء:

جب وادی تیماء کے یہودیوں کو خبر ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فدک اور اور وادی قری فتح کر لی ہے تو انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صلح کر لی اور خراج دینے پر راضی ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اموال ان کے پاس رہنے دیے۔[87]

سریہ عمرؓ بن خطاب:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمرؓ کو تربت کی طرف ہوازن کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ اس لشکر میں تیس افراد شامل تھے۔ سیدنا عمرؓ جب تربت پہنچے تو دشمن پہلے ہی سے بھاگ چکا تھا۔[88]

سریہ ابو بکر صدیقؓ:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر صدیقؓ بنو فزارہ کی طرف ایک لشکر دے کر بھیجا۔ انہوں نے رات کو اس پر حملہ کیا اور قتال کیا[89]۔ اس سریہ کے مال غنیمت کے متعلق کچھ نہیں ملتا۔

سریہ بشیر بن سعدؓ:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بشیر بن سعدؓ کی امارت میں تیس آدمیوں کو بنو مرہ کی طرف بھیجا۔ یہاں جنگ ہوئی اور مسلم لشکر کے تمام مجاہدین شہید ہوگئے۔ بشیر بن سعدؓ کو ئی اٹھا کر فدک لے گیا جہاں ان کا علاج ہوا اور جب وہ ٹھیک ہو گئے تو مدینہ واپس چلے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا غالب بن عبداللہؓ کو ۲۰۰ آدمیوں کے ساتھ اسی جگہ بھیجا جہاں سیدنا بشیر بن سعدؓ کی جنگ ہوئی تھی۔ سیدنا غالب بن عبداللہؓ نے وہاں پہنچ کر ان پر حملہ کیا اور قتال کیا۔[90] اس سریہ میں مال غنیمت کے طور پر عورتیں، بکریاں اور اونٹ ہاتھ آئے۔ روایت کے فی کس ۱۰ اونٹ بطور مال غنیمت مجاہدین کو ملا۔[91] اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس سریہ میں مجاہدین کو کافی مال غنیمت ملا تھا۔

سریہ غالب بن عبداللہؓ:

رسول اللہ ﷺ نے بنو عبد بن ثعلبہ کی طرف ایک سو تیس افراد کے لشکر پر سیدنا غالب بن عبداللہؓ کو امیر بنا کر بھیجا۔ میفعہ نامی مقام پر جنگ ہوئی اور مسلمان غالب آگئے اور مال غنیمت میں ان کے مویشی بھی ہانک کر لے آئے۔[92]

سریہ جناب:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بشیر بن سعدؓ کو جناب کی طرف تین سو افراد کے ساتھ بھیجا۔ سب سے پہلے انہیں دشمن کے چرواہے اور مال مویشی سامنے۔ مسلمانوں ان پر لشکر کشی کی اور سارا مال قبضہ میں لے لیا اس کے بعد انہیں دشمن کا لشکر ملا جس سے مسلمانوں نے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور مدینہ چلے آئے۔[93]

سریہ کدید:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا غالب بن عبداللہؓ کی امارت میں ایک سریہ کدید کی طرف بھیجا۔ اس لشکر نے دشمن پر اچانک حملہ کیا، ان کے مردوں کو قتل کیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا اور ساتھ میں ان کے تمام اونٹ اور بھیڑ بکریاں بھی ساتھ لے کر مدینہ آگئے۔[94]

سریہ شجاع بن وہبؓ:

`رسول اللہ ﷺ نے سیدنا شجاع بن وہبؓ کی امارت میں ایک سریہ ہوازن کے ایک لشکر کی طرف بھیجا۔ اسلامی لشکر نے رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق ان پر اچانک حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی۔ اس سریہ میں چوبیس افراد تھے۔ مسلمان مجاہدین کے ہاتھ اونٹ اور بھیڑ بکریاں بطور مال غنیمت آئی۔ اور ہر مجاہد کے حصے میں پندرہ اونٹ یا اتنی ہی مالیت کی بکریاں آئیں۔[95]

سریہ موتہ:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید بن حارثہؓ کو امیر بنا کر موتہ کی طرف روانہ کیا۔ اس لشکر میں تین ہزار مجاہدین شامل تھے۔ اس جنگ میں مسلمانوں نے شدید نقصان اٹھایا اور ان کے یکے بعد دیگرے تین امیر شہید ہو گئے۔

ان کی شہادت کے بعد سیدنا خالد بن ولیدؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی اور انتہائی بہادری سے لڑے لیکن مسلمانوں کا نقصان بڑھتا جا رہا تھا۔ چنانچہ سیدنا خالد بن ولیدؓ پیچھے ہٹے اور مدینہ کی طرف واپسی اختیار کی اور بچے کھچے لشکر کو بخیر و عافیت واپس لے کر آ گئے۔[96]

سریہ ذات السلاسل:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمرو بن العاصؓ کی امارت میں ایک سریہ قضاعہ کی طرف بھیجا۔ اس لشکر میں تین سو افراد تھے۔ یہ لشکر راستے کے علاقے فتح کرتے ہوئے لشکر کے قریب پہنچ گ۔ یا دشمن کی تعداد زیادہ تھی چنانچہ رسو اللہ ﷺ کے مدد کی درخواست بھیجی گئی۔ آپ ﷺ نے سیدنا ابو عبیدا بن جراحؓ کی امارت میں دو سو مجاہدین کا لشکر مدد کے لیے روانہ کیا۔ ابو عبیدہؓ کا لشکر بھی سیدنا عمرو بن العاصؓ کے لشکر کے ساتھ مل گیا اور مسلمانوں کی تعداد پانچ سو ہو گئی۔ مسلمان پھر سے آگے بڑھنے لگے اور بلقین تک پہنچ گئے۔ وہاں ایک مختصر سا لشکر تھا جسے مسلمانوں نے شکست دی اور یوں واپس مدینہ آ گئے۔[97] اس مہم میں مال غنیمت کا کچھ خاص ذکر نہیں ملتا جس کی وجہ شائد یہ رہی ہو کہ یہ مال انتہائی قلیل تھا اور صرف مویشیوں پر مشتمل تھا جو راستے میں مجاہدین کے خوارک کے کام آ گیا ہو۔

سریہ سیف البحر:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو عبیدہ بن جراحؓ کی سرکردگی میں ساحلی علاقے میں قبیلہ جہینہ کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ اس مہم میں کوئی جنگ نہ ہوئی ور لشکر واپس آ گیا۔[98]

سریہ خضرہ:

رسول اللہ ﷺ نے آٹھ ہجری میں سیدنا ابو قتادہؓ کی امارت میں ایک سریہ خضرہ کی جانب روانہ کیا۔ مسلمانوں کے لشکر نے وہاں پہنچ کر اچانک حملہ کر دیا۔ دشمن کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو دو سو اونٹ، ایک ہزار بکریاں بطور مال غنیمت ہاتھ آئیں۔ اس کے علاوہ ان کی عورتوں کو بھی قیدی بنا لیا گیا۔[99]

فتح مکہ:

رسول اللہ ﷺ دس رمضان سن آٹھ ہجری کو دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور بغیر لڑے مکہ مکرمہ کو فتح کر لیا۔[100] رسول اللہ ﷺ نے عام معافی کا اعلان کیا۔ لہٰذا اکا دکا واقعات کے علاوہ کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ مال غنیمت کے حوالے سے یہ مہم بلکل خالی تھی لیکن دینی لحاظ سے یہ ایک عظیم الشان فتح تھی۔

غزوہ حنین:

آٹھ ہجری، ماہ شوال میں رسول اللہ ﷺ بارہ ہزار کا لشکر لے کر بنو ہوازن سے مقابلہ کرنے نکلے۔[101] شدید جنگ ہوئی اور آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ اس جنگ میں بے شمار مال غنیمت حاصل ہوا۔ طبقات ابن سعد کی روایت ہے کہ:

" سِتَّةَ آلَافِ رَأْسٍ وَالْإِبِلُ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ بَعِيرٍ وَالْغَنَمُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ أَلْفِ شَاةٍ , وَأَرْبَعَةُ آلَافِ أُوقِيَّةِ فِضَّةٍ"[102]

" (مسلمانوں کے مال غنیمت کے طور پر) چھ ہزار قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زائد

بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی حاصل ہوئی۔"

بلا شبہ غزوہ حنین سے حاصل ہونے والا مال غنیمت کثیر تعداد میں تھا جس میں سے خمس بھی نکالا گیا۔

غزوہ طائف:

قبیلہ ہوازن کا سردار شکست کھا کر بھاگ گیا اور ثقیف کے قلعے میں پناہ لی۔ رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف بڑھے اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے طائف کی فتح کی اجازت نہ ملی اور رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔[103]

سریہ بنی تمیم:

نو ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے عیینہ بن الحصن بن الفزاری کی سرکردگی میں ایک سریہ بنو تمیم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے اچانک پہنچ کر ان پر حملہ کیا اور کچھ لوگوں کو قیدی بنا کر مدینہ لے آئے۔ بعد میں بنو تمیم کے سرکردہ لوگ آپ ﷺ کے پاس وفد لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے قیدی رہا کر دیے۔[104]

سریہ بیشہ:

رسول اللہ ﷺ نے قطبہ بن عامرؓ کو بیشہ کی طرف بیس مجاہدین کے ساتھ بھیجا۔ انہوں نے دشمنوں کے ساتھ شدید جنگ کی اور ان کے مویشی ہانک کر مدینہ لے آئے۔ مال غنیمت میں سے خمس نکالنے کے بعد ہر مجاہد کے حصہ میں چار اونٹ آئے۔[105]

سریہ علی بن ابی طالب:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ کو ڈیڑھ سو انصاری مجاہدین کے ساتھ الفلس نامی بت کی طرف بھیجا تاکہ اسے گرایا جائے۔ اس لشکر میں سو اونٹ اور پچاس اور پچاس گھوڑے شامل تھے۔ سیدنا علیؓ بت گرایا اور بطور غنیمت تین تلواریں، تین زرہیں اور قیدیوں اور مویشیوں کو بھی بطور مال غنیمت حاصل کیا جسے خمس نکالنے کے بعد تقسیم کر دیا گیا۔[106]

غزوہ تبوک:

ربیع الثانی سنہ نو ہجری میں غزوہ تبوک پیش آیا۔ اس غزوہ میں جنگ نہ ہوئی اور مسلمان خالی ہاتھ واپس آئے۔[107]

سریہ دومۃ الجندل:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا خالد بن ولیدؓ کو دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر کی طرف بھیجا۔ آپؓ کے ساتھ چار سو بیس سوار تھے۔ آپؓ نے وہاں پہنچ کر حملہ کیا اور اکیدر کو گرفتار کر لیا۔ اکیدر نے آپؓ کے ساتھ دو ہزار اونٹ، آٹھ سو جانور، چار سو زرہیں اور چار سو نیزوں کے بدلہ صلح کر لی۔ جب سیدنا خالدؓ نے اکیدر کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ اسے دومۃ الجندل ہبہ کر دیا اور خراج پر صلح کر لی۔ اس مال غنیمت سے خمس اور صفی نکال کر باقی کا تقسیم کر دیا گیا۔[108]

خلاصہ بحث

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے مدنی دور میں ہونے والے سرایا اور غزوات سے حاصل ہونے والے مال غنیمت کا صحیح اندازہ لگانا کافی مشکل ہے جس کی بنیادی وجہ مآخذ میں تمام تفصیلات کا موجود نہ ہونا ہے تاہم جتنی تفصیلات میسر ہیں ان کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے معاشی ذرائع و وسائل میں مال غنیمت، خمس اور بالخصوص مال فئے نے کافی حد تک کردار ادا کیا ہے۔ مال غنیمت اور خمس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کو فئے کے طور پر بنو نضیر اور خیبر کی اراضی بھی ملی تھی جس سے اتنا کچھ حاصل ہوتا کہ آپ ﷺ اپنے اہل بیت کو سال بھر کا خرچ عطا فرماتے اور اس کے علاوہ قرابت داروں غریبوں اور نادار مسافروں کو بھی عطا فرماتے۔ اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ کے پاس مال بچ جاتا۔ آپ ﷺ اس بچ جانے والے مال سے جہاد کی تیاری کا انتظام بھی فرماتے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سو اونٹ، ایک گائے اور مدینہ منورہ میں عید

الاضحیٰ کے لیے دو مینڈھے قربان کیے۔ لہٰذا سیرت نبوی کے عمیق مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوی معیشت کے وسائل کی فراہمی کے درج ذیل دو بنیادی طریقے تھے:

۱۔ آپ ﷺ کی انفرادی کوششوں پر مبنی ذریعہ تجارت

۲۔ اجتماعی کوششوں پر مبنی ہائے طرق جس میں غنیمت اور فے اہم ترین وسائل گردانے جاتے تھے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] سورۃالانفال ۸: ۴۱

[2] مفردات فی غریب القرآن، ص: ۶۱۵

[3] صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب: تحلیل الغنائم لھذہ الامۃ خاصۃ، حدیث: ۱۷۴۷

[4] مفردات فی غریب القرآن، ص: ۲۹۹

[5] سورۃالحشر ۵۹: ۷

[6] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۰۹

[7] ابو عبید، قاسم بن سلام، کتاب الاموال (بیروت: دار الفکر، سن اشاعت ندارد)، ص: ۱۴

[8] سنن ابو داؤد، کتاب الخراج والامارۃ الفئی، باب: فی خبر النضیر، حدیث: ۳۰۰۴، حکم الحدیث: صحیح الاسناد

[9] المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب التفسیر، باب: تفسیر سورہ النور، حدیث: ۳۵۱۲، حکم الحدیث: صحیح

[10] سورۃالحج ۲۲: ۳۹

[11] ابن کثیر، امام، ابو الفداء، اسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر (سعودی عرب: دار الطیبہ، ۱۴۲۰ھ = ۱۹۹۹ء)، سورہ: الحج، آیت: ۳۹

[12] سیرت ابن ہشام، جلد: اول، ص: ۵۹۵

[13] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۷

[14] نفس مصدر

[15] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۸

[16] سیرت ابن ہشام، جلد: اول، ص: ۵۹۸

[17] سیرت ابن ہشام، جلد: اول، ص: ۶۰۱

[18] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۹

[19] نفس مصدر، ص: ۱۰

[20] طبقات ابن سعد، ص: ۱۱

[21] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۲۱

[22] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۱

[23] نفس مصدر، جلد: دوم، ص: ۱۸
[24] انساب الاشراف، جلد: اول، ص: ۲۹۰
[25] طبقات ابن سعد، جلد: اول، ص: ۱۵
[26] کتاب المغازی، ص: ۹٦
[27] سیرت حلبیہ، جلد: دوم، ص: ۲۵۲
[28] نفس مصدر
[29] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۹
[30] نفس مصدر، ص: ۲۲
[31] سیرت ابن اسحاق، ص: ۱۴
[32] سیرت ابن ہشام، جلد: دوم، ص: ۴۳
[33] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۲۸
[34] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۱۷۷
[35] نفس مصدر، جلد: اول، ص: ۳
[36] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۱۸۱
[37] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۱۸۲
[38] سیرت حلبیہ، جلد: دوم، ص: ۲۸۹
[39] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۱۹۵
[40] سیر ابن ہشام، جلد: دوم، ص: ۵۰
[41] سیرت حلبیہ، جلد: سوم، ص: ۲۳۰
[42] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۲۳۰
[43] سیرت حلبیہ، جلد: دوم، ص: ۳۵۰
[44] سیرت ابن کثیر، جلد: سوم، ص: ۱۲۱
[45] نفس مصدر، ص: ۱۲۲
[46] کتاب المغازی، جلس: اول، ص: ۳۴۰
[47] سیرت حلبیہ، جلد: دوم، ص: ۳۵٦
[48] نفس مصدر، جلد: دوم، ص: ۳٦۱
[49] نفس مصدر، ص: ۳۵٦
[50] صحیح البخاری، کتاب تفسیر القران، باب: قولہ (ماافاء اللہ علی رسولہ)، حدیث: ۴۸۸۵
[51] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۴۰۲
[52] نفس مصدر، ص: ۴۰۳
[53] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۴۰۳

[54] کتاب المغازی، جلد: اول، ص: ۴۰۷
[55] نفس مصدر، ص: ۴۱۰
[56] نفس مصدر، ص: ۴۱۱
[57] سیرت ابن ہشام، جلد: دوم، ص: ۲۱۴
[58] نفس مصدر، ص: ۲۱۶
[59] نفس مصدر، ص: ۲۳۳
[60] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۴۹۶
[61] سیرت حلبیہ، جل: دوم، ص: ۴۴۰
[62] نفس مصدر، ص: ۴۴۸
[63] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۵۰۲
[64] نفس مصدر، ص: ۵۳۴
[65] نفس مصدر، ص: ۵۳۵
[66] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۸۴
[67] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۸۶
[68] نفس مصدر
[69] نفس مصدر، ص: ۸۷
[70] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۵۵۵
[71] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۸۸
[72] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۵۶۲
[73] نفس مصدر، ص؛ ۵۶۳
[74] نفس مصدر، ص: ۵۶۲
[75] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۰۶
[76] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۶۶۳
[77] نفس مصدر، ص: ۶۶۴
[78] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۶۷۴
[79] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۶۷۴
[80] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۶۷۱
[81] نفس مصدر، ص: ۶۸۰
[82] نفس مصدر، ص: ۶۷۴
[83] نفس مصدر، ص: ۶۹۳
[84] نفس مصدر

[85] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۷۰۶

[86] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۷۱۱

[87] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۱۱۷

[88] نفس مصدر، ص: ۱۱۷

[89] نفس مصدر، ص: ۷۲۲

[90] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۷۲۴

[91] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۷۲۵

[92] نفس مصدر، ص: ۷۲۷

[93] نفس مصدر، ص: ۷۲۸

[94] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۲۴

[95] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۷۵۳

[96] کتاب المغازی، جلد: دوم، ص: ۷۵۰ تا ۷۶۵

[97] نفس مصدر، ص: ۷۶۹ تا ۷۷۱

[98] نفس مصدر، ص: ۴۷۴

[99] نفس مصدر، ص: ۷۷۷ تا ۷۸۰

[100] سیرت ابن ہشام، جلد: دوم، ص: ۴۰۶

[101] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۴۹

[102] نفس مصدر، ص: ۱۵۲

[103] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۵۸ تا ۱۶۰

[104] نفس مصدر، ص: ۱۶۰

[105] نفس مصدر، ص: ۱۶۲

[106] طبقات ابن سعد، جلد: دوم، ص: ۱۶۴

[107] نفس مصدر، ص: ۱۶۵

[108] نفس مصدر، ص: ۱۶۶